ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 14 مئی 1954

ڈومینین آف انڈیا و دیگر

بنام

شرینبائی اے ایرانی و دیگر

[مہر چند مہاجن چیف جسٹس، ایس آر داس، بھگوتی، جگنّدھا داس اور وینکٹاراما ائیر جسٹس صاحبان]

مطلوبہ زمین (اختیارات کا تسلسل) آرڈیننس 1946 (XIX، سال 1946)، شقیں 2(3) اور 3-غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں موجودہ مطالبے کے حکم پر اس کا اثر-غیر رکاوٹ شق-کی تشریح۔

بھارتی دفاع قوائد کے تحت 15 اپریل 1943 کو تین دکانوں کے کمروں کا مطالبہ کیا گیا تھا اور استدعا کے حکم میں دیگر باتوں کے ساتھ کہا گیا تھا کہ "مذکورہ مطلوب جائیداد کو موجودہ جنگ کی مدت کے دوران اور اس کے بعد چھ ماہ تک یا اس سے کم مدت کے لیے جاری رکھا جائے گا جو فوڈ کنٹرولر، بمبئی کے ذریعے متعین کیا جائے۔"

حکم ہوا کہ، آرڈیننس XIX، سال 1946 کی شقیں 2(3) اور 3 کی سادہ اور گراماتی تعمیر پر، غیر منقولہ جائیداد جو 30 ستمبر 1946 کو بھارتی دفاع ایکٹ کی میعاد ختم ہونے پر، ایکٹ اور اس کے تحت قواعد کے تحت نافذ کردہ کسی بھی استدعا کے حکم کے تابع تھی، آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے تک استدعا کے تابع رہی، چاہے وہ استدعا کا حکم جس کے تابع غیر منقولہ جائیداد تھی وہ محدود مدت کا تھا یا غیر معینہ مدت کا۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ غیر متزلزل شق اور دفعہ کے موثر حصے کے درمیان ایک قریبی تخمینہ ہونا چاہیے لیکن غیر متزلزل شق کو موثر حصے کے ساتھ لازمی طور پر اور ہمیشہ ہم آہنگ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر اس کا اثر کسی قانون سازی کی واضح شرائط کو کم کرنے کا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 154، سال 1953۔

مذکورہ عدالت عالیہ میں مقدمہ نمبر 235، سال 1949 سے پیدا ہونے والی اپیل نمبر 117، سال 1952 میں بمبئی کی با اختیارِ عدالتِ عالیہ کے 8 جنوری 1953 کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ اور بھارت کے سالسیٹر جنرل سی کے دپھتری (ان کے ساتھ پورس اے مہتا)۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے این اے پالکھیوالا اور ایس پی ورما۔

14۔1954 مئی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بھگوتی نے سنایا۔

اپیل نمبر 117، سال 1952 میں بمبئی میں با اختیارِ عدالتِ عالیہ کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مطلوبہ زمین (اختیارات کا تسلسل) آرڈیننس 1946 کی شق 3 کی تعبیر کے بارے میں ایک مختصر نقطہ اٹھاتی ہے۔

جس مقدمے میں یہ اپیل اٹھتی ہے وہ اپیل گزاروں کے خلاف پہلے مدعا علیہ اور دوسرے مدعا علیہ نے احاطے کی نچلی منزل پر واقع تین دکانوں کے خالی اور پر امن قبضے کی فراہمی کے لیے شروع کیا تھا جسے "ایرانی منزل" کہا جاتا ہے۔ پہلا مدعا علیہ مذکورہ غیر منقولہ جائیداد کا مالک تھا جس کا مطالبہ 15 اپریل 1943 کو بمبئی کے کلکٹر نے بھارتی دفاع قوائد کے قاعدہ A-75 (1) کے ذریعے حکومت کے نوٹیفکیشن، ڈیفنس کو آرڈینیشن ڈیپارٹمنٹ، نمبر 1336/یا/42/1 مورخہ 15 اپریل 1942 کے ذریعے اسے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کیا تھا۔ استدعا کا حکم درج ذیل توضیعات میں تھا:-

"آرڈر نمبر H/467M.S.C-جب کہ عوامی تحفظ اور جنگ کے موثر مقدمے کی سماعت کے لیے ضروری ہے کہ یہاں منسلک گوشوارہ میں بیان کردہ جائیداد کا مطالبہ کیا جائے۔ میں، ایم اے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

فاروقی، بمبئی کلکٹر، اس طرح مذکورہ جائیداد کا مطالبہ کرتا ہوں اور ہدایت کرتا ہوں کہ مذکورہ جائیداد کا قبضہ درج ذیل توضیعات کے ساتھ فوڈ کنٹرولر، بمبئی کو فوری طور پر پہنچایا جائے:-

(1) جائیداد کو موجودہ جنگ کی مدت کے دوران اور اس کے بعد چھ ماہ یا اس سے کم مدت کے لیے جاری رکھا جائے گا جو فوڈ کنٹرولر، بمبئی کے ذریعے متعین کیا جائے..

مذکورہ احاطے کو سرکاری اناج کی دکان نمبر 176 کی رہائش کے مقصد کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔

30 جولائی 1946 / 17 اگست 1946 کے ایک خط کے ذریعے، حکومتی اناج کی دکانوں کے کنٹرولر، بمبئی نے پہلے مدعاعلیہ کو لکھا کہ چونکہ مطالبے کے حکم کی میعاد 30 ستمبر 1946 کو ختم ہونی تھی، اس لیے پہلے مدعاعلیہ کو احاطے کے سلسلے میں محکمہ کو اپنے کرایہ دار کے طور پر رہنے کی اجازت دینی چاہیے۔ پہلے مدعاعلیہ نے جواب دیا "27 اگست 1946 کے اپنے وکیل کے خط کے ذریعے، جس میں کچھ شرائط پر محکمہ کو کرایہ داری کی پیشکش کی گئی تھی۔ ان شرائط کو قبول نہیں کیا گیا لیکن 30 ستمبر 1946 کے بعد بھی احاطے پر قبضہ جاری رہا، اور پہلے مدعاعلیہ نے مذکورہ دکانوں کے مطالبے کی مدت ختم ہونے کے بعد اس طرح کے قبضے کے بارے میں شکایت کی اور یہ بھی شکایت کی کہ اس معاملے میں ان کا کوئی حوالہ دیے بغیر مذکورہ دکانوں کو کسی نجی فریق یا ادارے کو منتقل کرنے پر غور کیا گیا تھا۔ 29 اگست 1947 کو اپنے وکیل کے خط کے ذریعے، انہوں نے بمبئی کے کلکٹر کو ایک نوٹس دیا کہ وہ مذکورہ دکانوں کو خالی کر دیں جس میں انہیں دو واضح کیلنڈر مہینے کا وقت دیا گیا تھا اور ان سے کہا گیا تھا کہ وہ مذکورہ دکانوں کا پرامن اور خالی قبضہ اپنے حوالے کر دیں۔ گورنمنٹ گرین شاپس، کنٹرولر بمبئی نے یکم اکتوبر 1947 کو پہلے مدعاعلیہ کو لکھا کہ دوسرے مدعاعلیہ کو گورنمنٹ اناج کی دکان نمبر 176 کے حوالے کیا جا رہا ہے اور وہ دوسرے مدعاعلیہ کے ذریعے مذکورہ دکانوں میں بجلی کے کنکشن کے لیے اپنی رضامندی دے۔ پہلے مدعاعلیہ نے اس کی رضامندی دینے سے انکار کر دیا اور زیر غور کارروائی کے خلاف احتجاج کیا۔ بمبئی کے کلکٹر نے 15 جنوری 1948 کو اپنے خط کے ذریعے پہلے مدعاعلیہ کو مطلع کیا کہ اس نے کہا کہ دکانوں کا مطالبہ 30 ستمبر 1946 کے بعد، ایکٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

XVII، سال 1947 کے ذریعے جاری رکھا گیا تھا اور چونکہ مذکورہ دکانوں کا قبضہ دوسرے مدعاعلیہ کے حوالے کر دیا گیا تھا، اس لیے اس کا خالی قبضہ پہلے مدعاعلیہ کو نہیں دیا جا سکتا تھا۔ پہلے مدعاعلیہ کے وکلاء اور بمبئی کے کلکٹر کے درمیان مزید خط و کتابت ہوا جس کے دوران بمبئی کے کلکٹر نے اعتراف کیا کہ مذکورہ دکانوں کو دوسرے مدعاعلیہ کو تفویض کیا گیا تھا لیکن اس نے دلیل دی کہ ضروری سامان کی دیکھ بھال ہی وہ مقصد تھا جس کے لیے زیر بحث احاطے کا مطالبہ کیا گیا تھا اور چونکہ دوسرا مدعاعلیہ اسی مقصد کو پورا کر تا رہا، اس لیے پہلا مدعاعلیہ احاطے پر پرامن اور خالی قبضہ کا حقدار نہیں تھا۔ لہذا پہلے مدعاعلیہ نے بمبئی میں با اختیارِ عدالتِ عالیہ کی اصل طرف مقدمہ نمبر 235، سال 1949 دائر کیا جس میں احاطے کے خالی اور پرامن قبضے کے ساتھ ساتھ قبضے کی فراہمی تک اس کے غلط استعمال اور قبضے کے معاوضے کا دعوی کیا گیا۔ اسے دے دیا گیا۔

اپیل گزاروں کو مذکورہ مقدمے میں مدعاعلیہان نمبر 1 اور 2 کے طور پر شامل کیا گیا اور دوسرے مدعاعلیہان کو تیسرے مدعاعلیہان کے طور پر شامل کیا گیا۔ اپیل گزاروں نے اس مقدمے کا مقابلہ کیا تھا۔ دوسرے مدعاعلیہ نے کوئی تحریری بیان دائر نہیں کیا اور نہ ہی اس نے مقدمہ دائر کیا۔

پہلے مدعاعلیہ نے دعوی کیا کہ مطالبہ فرمائش کے حکم کی میعاد ختم ہو چکی ہے، کہ جائیداد اب مطالبہ فرمائش کے تحت نہیں تھی اور اس لیے حکومت کا قبضہ غلط تھا۔ اس کے بعد اس نے دعوی کیا کہ حکم ایک مخصوص مقصد کے لیے دیا گیا تھا اور چونکہ اس مقصد کو حاصل نہیں کیا گیا تھا اس لیے حکم اب فعال نہیں تھا۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ اگست 1947 کے بعد جائیداد کا استعمال کرنے والا مناسب حکومت کی طرف سے نہیں تھا۔ ڈومینین آف انڈیا، لیکن ریاستی حکومت کے ذریعے تھا۔ انہوں نے یہ بھی دعوی کیا کہ مطالبہ کرنے والا حکم ایکٹ IX، سال 1951 کی وجہ سے نافذ ہونا بند ہو گیا تھا۔

ٹرائل جج، جناب جسٹس کویاجی نے پہلے مدعاعلیہ کے ان تمام دلائل کو برقرار رکھا اور مقدمے کو مسترد کر دیا۔ اپیل گزاروں نے اس فیصلے کے خلاف اپیل کو ترجیح دی اور عدالت رجوعی نے ٹرائل عدالت کی طرف سے مختصر نقطہ پر منظور کردہ ڈگری کی تصدیق کی کہ آیا آرڈیننس نمبر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

XIX، سال 1946 کی شق 3 کا مطالبہ کرنے والے حکم کو جاری رکھنے کا اثر تھا۔ اس نے ٹرائل عدالت کے اس نتیجے کی تصدیق کی کہ آرڈیننس کی شق 3 کی توضیعات کے ذریعے استدعا کے حکم کی مدت میں مزید توسیع نہیں کی گئی تھی اور دیگر سوالات میں جانے سے انکار کر دیا جو ٹرائل عدالت کے سامنے پیش کیے گئے تھے اور جن کا فیصلہ ٹرائل عدالت نے پہلے مدعا علیہ کے حق میں کیا تھا۔ اپیل گزاروں نے اس فیصلے سے مطمئن نہ ہو کر عدالت عظمیٰ میں اپیل کرنے کی اجازت کے لیے درخواست دی، لیکن عدالت عالیہ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اپیل گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کے لیے درخواست دی اور اسے حاصل کیا۔

یہ عام بنیاد ہے کہ بھارتی دفاع ایکٹ 1939 (XXXV، سال 1939)، اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد 30 ستمبر 1946 کو ختم ہونے والے تھے۔ بھارتی دفاع قوائد کے قاعدہ 75A کے ذیلی قاعدہ 1 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مختلف غیر منقولہ جائیدادوں کا مطالبہ کیا گیا تھا اور یہ تمام مطالبہ کرنے والے احکامات ختم ہو چکے ہوتے اور بھارتی دفاع ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی میعاد ختم ہونے پر غیر منقولہ جائیدادوں کو مطالبے سے رہا کر دیا جاتا۔ ان مطالبہ فرمائشوں کو جاری رکھنا پڑا اور ایک ہنگامی صورتحال پیدا ہوئی جس کی وجہ سے مذکورہ ایکٹ اور مذکورہ قواعد کے تحت اس سے پہلے قابل استعمال کچھ اختیارات کو جاری رکھنا ضروری ہو گیا اور گورنر جنرل 26 ستمبر 1946 کو کی توضیعات کردہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 72 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، ایک آرڈیننس، آرڈیننس نمبر XIX، سال 1946 ہے، جس کی متعلقہ دفعات یہاں ذیل میں بیان کی جا سکتی ہیں:-

"آرڈر نمبر XIX، سال 1946۔ طلب شدہ زمین کے سلسلے میں کچھ ہنگامی اختیارات کو جاری رکھنے کے لیے ایک آرڈیننس۔ جب کہ ایک ہنگامی صورتحال پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے زمین کے سلسلے میں، جو بھارتی دفاع ایکٹ 1939 (XXXV، سال 1939) کی میعاد ختم ہونے پر، اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت نافذ کردہ کسی بھی مطالبے کے تابع ہے، مذکورہ ایکٹ یا مذکورہ قواعد کے تحت قابل استعمال کچھ اختیارات کے تسلسل کے لیے فراہم کرنا ضروری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے..................................... گورنر جنرل مندرجہ ذیل آرڈیننس بنانے اور جاری کرنے پر راضی ہے:-

....

2. وضاحتیں...

(3) "مطلوبہ زمین کا مطلب غیر منقولہ جائیداد ہے جو بھارتی دفاع ایکٹ 1939 (XXXV، سال 1939) کی میعاد ختم ہونے پر اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت کسی بھی مطالبے کے تابع ہے...

حصہ 3۔ مطالبہ فرمائشوں کا تسلسل۔- بھارتی دفاع ایکٹ 1939 (XXXV، سال 1939) کی میعاد ختم ہونے اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے باوجود، تمام مطلوبہ اراضی اس آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے تک مطالبے کے تابع رہیں گی اور مناسب حکومت کسی بھی مطلوبہ زمین کو اس انداز میں استعمال یا اس سے نمٹ سکتی ہے جو اسے مناسب معلوم ہو۔"

آرڈیننس کی تمہید اور شق 3 سے یہ واضح ہے کہ آرڈیننس کے نفاذ کا موقع بھارتی دفاع ایکٹ 1939 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی معیاد تھی۔ تمام استدعا کے احکامات جو ایکٹ اور قواعد کے تحت بنائے گئے تھے وہ عمل میں نہیں آتے اور ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے اور قواعد اور غیر منقولہ جائیدادیں جو اس کے تحت طلب کی گئی تھیں انہیں اس طرح کے استدعا سے آزاد کر دیا جاتا۔ اس ہنگامی صورت حال کے پیش نظر ہی آرڈیننس جاری کیا گیا اور اس قانون سازی کا واضح مقصد ایکٹ اور قواعد کے تحت قابل استعمال اختیارات کو جاری رکھنا اور غیر منقولہ جائیدادوں کے مطالبات کو جاری رکھنا تھا جو اس کے تحت بنائے گئے تھے۔ اس لیے یہ دلیل دی گئی کہ وہ استدعا کے احکامات جو عمل میں نہیں آئیں گے اور ایکٹ اور قواعد کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ ختم ہو جائیں گے، وہ واحد احکامات تھے جن کا ارڈیننس کی شق 3 اور شق 3 کی بنیاد پر جاری رکھنے کا ارادہ تھا: اس کے مطابق صرف ایسے استدعا کے احکامات کا احاطہ کرے گا جو ایکٹ اور قواعد کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے، نہ کہ ان احکامات کا جو اپنی موروثی کمزوری جیسے مدت کی حد کی وجہ سے ایکٹ اور قواعد کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ کو عملی طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ احکامات کا مؤخر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الذکر زمرہ عمل میں آنا بند ہو جاتا اور خود احکامات کی شرائط کے اندر مدت کی حد کی وجہ سے ختم ہو جاتا اور ان کی میعاد ختم ہونے کا انحصار ایکٹ اور قواعد کی میعاد ختم ہونے پر نہیں ہوتا اور اس لیے آرڈیننس کی شق 3 سے متاثر نہیں ہوتا۔ یہ کہ یہ آرڈیننس کی شق 3 کی حقیقی تعمیر تھی، اس میں ظاہر ہونے والی غیر متزلزل شق کے ذریعے اس کی مزید حمایت کرنے کی کوشش کی گئی۔" بھارتی دفاع ایکٹ 1939 (XXXV، سال 1939) اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی میعاد ختم ہونے کے باوجود۔ غیر متزلزل شق کو اس عرض کی حمایت میں استعمال کیا گیا تھا کہ وہ احکامات جو عمل میں آنا بند ہو جاتے اور ایکٹ اور قواعد کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ ختم ہو جاتے، وہ واحد احکامات تھے جن کا ارڈیننس کی شق 3 کے تحت جاری رکھنے کا ارادہ تھا:

دلیل میں کافی طاقت ہے اور اسے ٹرائل عدالت کے ساتھ ساتھ اپیل عدالت میں بھی حمایت حاصل ہوئی۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ لیکن غیر متزلزل شق کے لیے آرڈیننس کے سادہ الفاظ متنازعہ حکم کا احاطہ کرنے کے قابل تھے۔ جہاں تک اس مقصد کے لیے اس کی تمہید تیار کی جاسکتی تھی، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آرڈیننس کو زمین کے سلسلے میں کچھ اختیارات کو جاری رکھنے کے لیے نافذ کیا جا رہا تھا جو ایکٹ اور قواعد کے تحت کسی بھی مطالبے کے تابع تھا۔ شق 2(3) میں شامل مطلوبہ اراضی کی تعریف میں غیر منقولہ جائیداد کا بھی احاطہ کیا گیا تھا جو بھارتی دفاع ایکٹ 1939 کی میعاد ختم ہونے پر ایکٹ اور قواعد کے تحت کسی بھی مطالبے کے تابع تھی۔ آرڈیننس کی شق 3 میں ان تمام مطلوبہ زمینوں کا احاطہ کیا گیا ہے جو مذکورہ بالا تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر منقولہ جائیدادوں کا احاطہ کرتی ہیں جو بھارتی دفاع ایکٹ 1939 کی میعاد ختم ہونے پر ایکٹ کے تحت کسی بھی مطالبے کے تابع تھیں اور قواعد اور اس طرح کی مطلوبہ اراضی آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے تک مطالبے کے تابع رہیں گی۔ ان کی توضیعات سادہ اور گراماتی تعمیر پر یہ واضح تھا کہ ایک بار جب آپ کے پاس کوئی غیر منقولہ جائیداد ہوتی جو بھارتی دفاع ایکٹ کی میعاد ختم ہونے پر، یعنی 30 ستمبر 1946 کو، ایکٹ اور قواعد کے تحت کیے گئے کسی بھی مطالبے کے تابع ہوتی، تو یہ غیر منقولہ جائیداد آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے تک مطالبے کے تابع رہتی، چاہے وہ مطالبہ حکم جس کے تابع غیر منقولہ جائیداد تھی، محدود مدت کا ہو یا غیر معینہ مدت کا۔ واحد جائزہ یہ تھا کہ آیا زیر بحث غیر منقولہ جائیداد 30 ستمبر 1946 کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھی، جو ایکٹ اور قواعد کے تحت کسی بھی مطالبے کے تابع تھی۔ اس تعمیر کو غیر متزلزل شق کا سہارا لے کر مسترد کرنے کی کوشش کی گئی تھی، جو پیش کی گئی تھی، آرڈیننس کی شق 3 کے عمل کو صرف ان معاملات تک محدود کر دیا گیا تھا جہاں استدعا کا حکم نافذ ہونا بند ہو جاتا یا صرف ایکٹ اور قواعد کی میعاد ختم ہونے کی وجہ سے ختم ہو جاتا۔ اگر 30 ستمبر 1946 کو وجود میں ہوتا، تو کوئی بھی استدعا کا حکم جو اس حقیقت کی وجہ سے کارآمد یا ختم ہوتا کہ اس کی مدت محدود تھی اور اس کی میعاد 30 ستمبر 1946 کو ختم ہونی تھی، غیر متزلزل شق نے بچایا کہ آرڈیننس کی شق 3 کے نفاذ سے اور اس طرح کا استدعا کا حکم آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے تک عمل میں نہیں رہ سکتا جیسا کہ اس میں فراہم کیا گیا ہے۔ اس طرح کے احکامات قانون ساز اتھارٹی کے غور و فکر میں نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ وہ احکامات کی موروثی کمزوری کی وجہ سے ختم ہو جائیں گے اور اس حقیقت کی وجہ سے نہیں کہ ایکٹ اور قواعد 30 ستمبر 1946 کو ختم ہونے والے تھے، اور اس طرح کے مطالبہ فرمائشوں کو جاری رکھنے کے لیے کوئی التزام کرنا بالکل ضروری نہیں ہو گا، کیونکہ انہیں کبھی بھی جاری رکھنے کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اس دلیل کی طاقت کو تسلیم کرتے ہوئے تاہم یہ مشاہدہ کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ عام طور پر غیر متزلزل شق اور دفعہ کے موثر حصے کے درمیان ایک قریبی تخمینہ ہونا چاہیے، لیکن غیر متزلزل شق کو لازمی طور پر اور ہمیشہ موثر حصے کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی ضرورت نہیں ہے، تاکہ کسی قانون سازی کی واضح شرائط کو کم کرنے کا اثر پڑے۔ اگر قانون سازی کے الفاظ واضح ہیں اور اس کے الفاظ کی سادہ اور گرائمر کی ساخت پر صرف ایک تشریح کرنے کے قابل ہیں، تو ایک غیر متزلزل شق اس تعمیر کو کم نہیں کر سکتی اور اس کے عمل کے دائرہ کار کو محدود نہیں کر سکتی۔ ایسے معاملات میں غیر متزلزل شق کو پورے موقف کو واضح کرنے کے طور پر پڑھا جانا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اسے قانون ساز کے ذریعے قانون سازی میں کافی احتیاط کے ساتھ شامل کیا گیا ہے نہ کہ قانون سازی کے فعال حصے کے مُحیط اور دائرہ کار کو محدود کرنے کے ذریعے۔ آرڈیننس نمبر XIX، سال 1946 کو نافذ کرتے وقت قانون ساز اتھارٹی کا جو بھی مفروضہ یا اظہار شدہ ارادہ رہا ہو، آرڈیننس کی شق 2(3) میں موجود مطلوبہ اراضی کی تعریف کے ساتھ پڑھی جانے والی شق 3 کے الفاظ بالکل واضح ہیں اور یہ قیاس کرنا عدالت عالیان کے صوبے کے اندر نہیں ہو گا کہ آرڈیننس کی شق 3 کے تحت کیا احاطہ کیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جاناہے جب کہ اس کی شرائط پر جو واحد تشریح رکھی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام مطلوبہ اراضی، یعنی تمام غیر منقولہ جائیدادیں جو بھارتی دفاع ایکٹ 1939 کی میعاد ختم ہونے پر تھیں، ان کے تابع تھیں۔ ایکٹ اور قواعد کے تحت نافذ کردہ کسی بھی مطالبے کو آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے تک مطالبے کے تابع رہنا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے اقدامات جو موضوع کی آزادی اور جائیداد کے اس کے حقوق کو متاثر کرتے ہیں، ان کی سختی سے تشریح کی جانی چاہیے۔ لیکن اس آرڈیننس کی توضیعات پر اتنی سخت پابندی عائد ہونے کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آرڈیننس کی شق 3 کی واضح شقوں میں غیر منقولہ جائیدادوں کے ان تمام معاملوں کا احاطہ کیا گیا ہے جو 30 ستمبر 1946 کو ایکٹ اور قواعد کے تحت کسی بھی درخواست کے تابع تھے۔ چاہے درخواست محدود مدت کے لئے یا غیر معینہ مدت کے لئے نافذ کی گئی ہو۔ یہاں تک کہ وہ استدعا کے احکامات، جو حادثاتی طور پر یا منصوبہ بندی کے ذریعے 30 ستمبر 1946 کو ختم ہونے والے تھے، نہ صرف اس وجہ سے ختم ہو جائیں گے کہ مقررہ مدت ختم ہو گئی تھی بلکہ اس وجہ سے بھی کہ ایکٹ اور قواعد اس تاریخ کو ختم ہو گئے تھے اور اس لیے آرڈیننس کی شق 2(3) میں تعریف کے ساتھ پڑھی گئی شق 3 کے تحت آتے تھے اور اس کی واضح شرائط آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے تک جاری رہتی تھیں۔ ہم یہاں انفرادی معاملات کی مساوات سے متعلق نہیں ہیں۔ ایسے معاملات ہو سکتے ہیں جن میں آرڈیننس نے مطلوبہ زمین کے مالک کے تعصب پر عمل کیا ہو۔ ایسے معاملات میں مناسب حکومت غیر منقولہ جائیداد کو مطالبے سے آزاد کر کے ضروری راحت فراہم کر سکتی ہے۔ لیکن عدالت عالیان اس معاملے میں بے بس ہوں گی۔ ایک بار اس نتیجے پر پہنچ جانے کے بعد کہ کسی خاص اقدام کو قانون ساز اتھارٹی کے ذریعہ قانونی طور پر نافذ کیا گیا تھا جس میں زیر بحث مخصوص کیس کا احاطہ کیا گیا تھا، عدالت ہاتھ باندھے جائیں گے اور قانون سازی کے اقدام کو اس کا جائز اثر دینا ہوگا، جب تک کہ بدنیتی یا طاقت کے غلط استعمال کا الزام نہ لگایا جائے۔

اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ٹرائل عدالت اور عدالت رجوعی دونوں اس نتیجے پر پہنچ کر غلطی پر تھے کہ آرڈیننس کی شق 3 کا زیر بحث استدعا کے حکم کو جاری رکھنے کا اثر نہیں تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جناب پالکھیوالا نے دلائل کے اختتام پر ہم سے اپیل کی کہ ان کا مؤکل ایک چھوٹی زمیندار ہے، اور اس کی غیر منقولہ جائیداد جس کی وہ مالک ہے اس کی قیمت بہت کم ہے اور ریمانڈ کے حکم کا نتیجہ اسے مزید ہراساں کرنے اور اخراجات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ انہوں نے خاص طور پر اپیل عدالت سے درخواست کی تھی کہ وہ آرڈیننس کی شق 3 کی تعمیر کے حوالے سے صرف مختصر نکتے پر اپیل کا فیصلہ نہ کرے، بلکہ ان تمام نکات پر فیصلہ کرے جن کی سماعت ٹرائل عدالت کے سامنے کی گئی تھی۔ لیکن اپیل عدالت نے اس کی درخواست کو مسترد کر دیا اور اپیل کا فیصلہ صرف اس نکتے پر کیا جس میں کہا گیا تھا کہ دوسرے نکات میں جانا غیر ضروری ہے جن پر جناب پالکھیوالا اس کے سامنے زور دینا چاہتے ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ عدالت رجوعی نے جناب پالکھیوالا کی درخواست کا جواب نہیں دیا، لیکن ہمیں ان نکات پر عدالت رجوعی کے فیصلے کا فائدہ نہیں ملا ہے جن پر ٹرائل عدالت نے حمایت حاصل کی اور جن پر عدالت رجوعی نے غور نہیں کیا اور ہم اس معاملے کو عدالت رجوعی کو اس ہدایت کے ساتھ ریمانڈ کرنے میں مدد نہیں کر سکتے کہ اپیل کو ان تمام نکات پر نمٹا دیا جائے جن پر ٹرائل عدالت نے نمٹا تھا۔

یہ بدقسمتی کی بات تھی کہ پہلے مدعاعلیہ کو اپیل گزاروں کے خلاف کھڑا کیا گیا جو یہ سمجھتے تھے کہ یہ ایک آزمائشی مقدمہ ہے اور اس معاملے کو تفصیل سے لڑنا پڑا کیونکہ اس سے کئی مقدمات متاثر ہوئے اور اس میں شامل املاک کافی ہوں گی جیسا کہ جناب سیروائی نے ٹرائل عدالت کے سامنے الزام لگایا تھا۔ ہم اس کردار کے جائزہ کیس بنانے میں اپیل گزاروں کی پالیسی سے متعلق نہیں ہیں۔ اس معاملے میں ہمیں جو چیز متاثر کرتی ہے وہ یہ ہے کہ بدقسمت پہلے مدعاعلیہ کو جنگ کا نقصان اٹھانا پڑا ہے اور اس ابتدائی نکتے میں اسے بدترین قرار دیا گیا ہے جو ٹرائل عدالت اور عدالت رجوعی دونوں نے اس کے حق میں پایا تھا۔ ہم اس کے حق میں اخراجات کے لیے کوئی حکم نہیں دے سکتے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مقدمے کے انصاف کے لیے ضروری ہے کہ اپیل کنندگان کے ساتھ ساتھ پہلا مدعاعلیہ یہاں اور اپیل عدالت میں اپنے اپنے اخراجات برداشت کرے اور ادا کرے۔ لہٰذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، اپیل کی عدالت کی طرف سے منظور کردہ ڈگری کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اپیل نمبر 117، سال 1952 کو سماعت کے لیے ریمانڈ کرتے ہیں اور اپیل کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت ذریعے دیگر نکات پر حتمی تصفیہ کرتے ہیں جو دونوں فریقوں کو سننے کے بعد معاملے میں اٹھائے گئے ہیں۔ یہاں کے ساتھ ساتھ اپیل عدالت میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: آر۔ ایچ۔ دھیبر۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے ایجنٹ: آر۔ اے۔ گگرت۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document